اس کتاب کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اسکو حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مقبول فرمایا ہے
صفحہ ۲۹ پر ملاحظہ فرمائیں

تذکرۂ مشائخِ چشتیہ صابریہ

اِقتباسُ الانوار

زمانۂ تالیف سنہ ۱۱۳۰ھ

تالیف

حضرت شیخ محمد اکرم قدوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترجمہ

مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری

کتاب ہذا کے متعلق بشارت نبوی ؐ صفحہ ۲۹ پر ملاحظہ فرمائیں

تذکرہ مشائخِ چشتیہ صابریہ

اِقتباسُ الانوار

زمانۂ تالیف سنہ ۱۱۳۰ھ

تالیف

حضرت شیخ محمد اکرم قدوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترجمہ

مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری

نام کتاب	....	اقتباس الانوار
مترجم	....	مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی
	....	اللہ آباد ضلع رحیم یار خان۔ فون نمبر ۸۷
اشاعت	....	محرم الحرام ۱۴۱۴ھ - ۱۹۹۳ء
تعداد	....	پانچ صد (۵۰۰)
طباعت	....	حامد جمیل پرنٹرز ریٹی گن روڈ لاہور
ناشر	....	ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور

غوث الاعظم سیدنا محیّ الدین شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

شجرہ نسب آں محو در شہود ذات حضرت اللہ، واقف رموز لی مع اللہ، قائل قدمی علی ارقاب اولیاء اللہ، مبرا از التفات ماسوی اللہ غوث ساکنان ارض وسماء، محرم اسرار وعلوم ما اوحی، مخصوص کلام ربانی امام الثقلین سید محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ ائمہ اہل بیت کے سترہویں امام ہیں۔ آپ کا اسم گرامی عبدالقادر ہے کنیت ابومحمد اور لقب محی الدین ہے آپ اپنے والد ماجد کی جانب سے حسنی ہیں۔ چنانچہ آپ سلسلہ نسب اس طرح ہے حضرت غوث الثقلین سید محی الدین ابومحمد عبدالقادر جیلانی بن سید ابی صالح موسےٰ جنگی دوست، بن ولی ولی عبداللہ، بن یحییٰ زاہد، بن شاہ محمد سیف اللہ رومی بن شاہ داؤد سیف اللہ بن سید موسیٰ الثانی بن سید عبداللہ المعروف شیخ صالح بن سید ابوالحسن موسےٰ الجون بن سید عبداللہ المخلص بن سید حسن مثنیٰ بن امیرالمومنین امام حسن بن امیرالمومنین امام الثقلین اسد اللہ الغالب، حضرت علی ابن ابی طالب والدہ ماجدہ کی طرف سے آپ حسینی ہیں۔ چنانچہ آپ کی والدہ ماجدہ ام الخیر بی بی فاطمہ بنت ابی عبداللہ صومعی، بن ابوجمال سید محمد بن ابوطاہر بن ابوعطا سید عبداللہ بن ابوکمال سید عیسےٰ بن ابوعلاؤالدین سید محمد بن سید امام علی العریض، بن امام خلفا صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام ابی امام اللہ الحسین

وطن مبارک حضرت غوث الاعظم کا مقتدائے مشائخ جیلان میں شمار ہوتا ہے۔ اسی نسبت سے آپ کو بعض اوقات گیلانی لکھا گیا ہے۔ لیکن آپ کا مسکن قصبہ جیال تھا۔ تاریخ یافعی میں لکھا ہے کہ اس قصبے کا نام جیال تھا۔ یہ نہایت ہی پر فیض مقام ہے اور آب وہوا معتدل ہے یہ قصبہ کوہ جودی کے دامن میں واقعہ ہے حضرت نوح علیہ السلام کا بیڑہ اسی جودی پہاڑ پر قرار پذیر ہوا تھا جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے: قولہٗ تعالیٰ

داستوت علی الجودی۔ یہ جگہ بغداد سے سات روز کا راستہ ہے اسی نسبت سے آپ کو جیلی یا جیلانی کہتے ہیں۔

ولادت باسعادت

کتاب تحفۃ الراغبین میں لکھا ہے کہ آپ کے والد سلطان سید ابی صالح محمد رحمۃ اللہ علیہ ایام سیاحت میں دشت و صحرا میں سفر کرتے تھے اور مجاہدہ نفس میں مصروف تھے ایک دفعہ تین دن کے فاقہ کے ساتھ دریا کے کنارے پر چل رہے تھے کہ دریا میں ایک موج آئی اور ایک سیب کنارے پر آپڑا۔ حضرت ابی صالح نے اٹھا کر کھالیا۔ اس کے بعد خیال آیا کہ معلوم نہیں کہ سیب کیسا تھا اور میرے لئے کس طرح حلال ہو سکتا ہے۔ اس بات کی تحقیق کے لیے آپ دریا کے کنارے پر چلتے رہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ سیب کہاں سے آیا تھا۔ چند یوم کے بعد دریا کے کنارے پر ایک عظیم الشان عمارت اور بڑا باغ نظر آیا اس باغ میں ایک سیب کا درخت تھا جس کی شاخیں سطح آب پر پڑی تھیں۔ اس پر پکے ہوئے سیب لگے تھے اور ہوا کی وجہ سے سیب گر کر پانی میں جا پڑتے تھے۔ یہ دیکھ کر آپ کو یقین ہو گیا کہ وہ سیب جو آپ نے کھایا تھا اسی درخت سے گرا ہے اور اس کا مالک بھی اسی جگہ رہتا ہے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ باغ کا مالک حضرت سید عبداللہ صومعی ہے۔ آپ نے ان کی خدمت میں جا کر سلام کے بعد ماجرا بیان کیا اور معافی طلب کی جب حضرت عبداللہ صومعی نے یہ بات سنی تو ان کو معلوم ہو گیا کہ یہ مرد خدا ہے اور اپنی بیٹی جن کی عمر اب اڑتالیس سال ہو چکی تھی ان کے عقد میں دینے کا ارادہ کیا اور کافی دیر سوچنے کے بعد فرمایا کہ بابا تم معافی کے خواستگار ہو بارہ سال میری خدمت کرو تب معاف کروں گا۔ چنانچہ آپ نے بارہ سال حق خدمت ادا کیا اور عرض کیا کہ اب میری تقصیر معاف فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ابھی ایک خدمت اور ہے اسے بھی بجا لاؤ۔ آپ نے کہا فرمائیے انہوں نے فرمایا کہ میری ایک بیٹی ہے جس میں چار عیب ہیں اسے قبول کرو۔ آنکھوں سے

Butt

نابینا ہے کانوں سے بہری ہے، اور ہاتھ اور پاؤں سے اپاہج ہے اس کے ساتھ عقد نکاح کے بعد دو سال مزید میرے پاس رہو تاکہ کوئی فرزند پیدا ہو جائے اس کے بعد جہاں چاہو چلے جاؤ۔ انہوں نے یہ بات بھی قبول کر لی اور شادی ہو گئی۔ جب خلوت ہوئی تو کیا دیکھتے ہیں کہ سیدہ چودہویں کے چاند کی طرح ہے اور تمام عیوب سے پاک ہے۔ انہوں نے دلہن سے نگاہ ہٹالی اور رات بھر علیحدہ رہے۔ صبح کے وقت سید عبداللہ صومعی کو فراست سے معلوم ہو گیا کہ دولہا کا خیال ہے کہ یہ کوئی اور لڑکی ہے اس لئے اس کے پاس جانا جائز نہیں۔ آپ نے فرمایا بابا ابی صالح، جس طرح میں نے کہا تھا میری لڑکی اسی طرح ہے مطلب یہ ہے کہ وہ اس طرح نابینا ہے کہ اس نے آج تک غیر مرد کا چہرہ نہیں دیکھا اور نہ اس نے غیر حق کی آواز آج تک سنی ہے۔ ہاتھ اور پاؤں سے اس طرح اپاہج ہے کہ نہ اس نے کسی نامحرم کو ہاتھ لگایا اور نہ تمہارے حکم کے بغیر کوئی قدم اٹھائے گی۔ انہوں نے جب یہ تاویل سنی تو دل و جان سے قبول کیا۔ کچھ عرصے کے بعد ان کے ہاں ایک فرزند ارجمند کا تولد ہوا جو بعد میں غوث الاعظم سید محی الدین عبدالقادر جیلانی ہوئے۔

والدہ کے شکم میں ظہور کرامت

اس کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ ایک دن آپ کی والدہ ماجدہ اپنی خادماؤں کے ہمراہ اس باغ کی سیر کر رہی تھیں۔ سیب کے پودے پھلوں سے لدے ہوئے تھے۔ ان کی نظر ایک سیب پر پڑی جو پک چکا تھا اور خوبصورت معلوم ہو رہا تھا چنانچہ انہوں نے ایک چوکی پر چڑھ کر سیب توڑنے کی کوشش کی درخت پر ایک سانپ بیٹھا تھا۔ جونہی انہوں نے ہاتھ اٹھانا چاہا حضرت غوث الاعظم قدس سرہ نے جو اس وقت شکم مادر میں تھے والدہ کے جگر میں ناخن چبھو دیا جس سے ان کو درد جگر شروع ہو گیا۔ اس کے توڑنے کی بجائے زمین پر گر پڑیں اور سانپ کا وار خطا ہو گیا۔ اس کے بعد سانپ بھی نیچے گر پڑا اور لوگوں نے اسے مار دیا۔

سن ولادت

آپ کی ولادت باسعادت ایک روایت کے مطابق ۴۹۱ھ میں اور دوسری روایت کے مطابق ۴۹۰ھ میں ہوئی۔ آپ تین چار مہینے کے تھے کہ ایک دن والدہ کی گود میں کھیل رہے تھے آپ کی والدہ ماجدہ آپ کے ناخن درست کر رہی تھیں۔ حق تعالےٰ نے آپ کو گویائی عطا فرمائی اور والدہ سے کہنے لگے کہ آپ وہی ناخن درست کر رہی ہیں جو میں نے آپ کے جگر میں لگایا تھا۔ اب مہربانی فرما کر میری یہ تقصیر معاف کریں۔ یہ وہ کرامت ہے جو اس وقت ظاہر ہوئی جب آپ والدہ کے شکم میں تھے۔

نیز یہ بھی روایت ہے کہ جب آپ والدہ ماجدہ کے بطن مبارک میں آئے تو اس وقت والدہ صاحبہ کی عمر ساٹھ سال تھی۔ یہ بھی کرامت ہے کہ ساٹھ سال کی عمر میں جو کہ ضعیفی کا زمانہ ہوتا ہے آپ کے ہاں بچہ ہوا۔ آپ کی ولادت کے بعد آپ کے چھوٹے بھائی پیدا ہوئے جن کا نام سیّد ابی احمد عبداللہ تھا۔ ان کا وصال گیلان میں عنفوان جوانی میں ہو گیا تھا۔ اُن کی کوئی اولاد نہ تھی۔

ایام طفولیت میں پرواز

تحفۃ الراغبین میں حضرت غوث الاعظم کے ملفوظات میں منقول ہے کہ ایک دفعہ آپ ایام طفولیت میں دایہ کی گود سے پرواز کر کے اوپر چلے گئے اور آفتاب کے بالمقابل پارہ سیماب کی طرح اڑتے رہے اور دایہ دیکھتی رہی اور بہت غم زدہ تھی۔ کچھ دیر کے بعد آپ اس کی گود میں واپس آگئے۔ جب آپ گیلان سے بغداد چلے گئے تو دایہ نے بغداد جا کر آپ سے عرض کیا یا سیدی آپ صغیر سنی میں ایک دفعہ میری گود سے اڑ کر آفتاب کے بالمقابل پارہ سیماب کی طرح گردش کر رہے تھے آیا یہ بات اب بھی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ آپ نے تبسم فرما کر کہا کہ اے امی جان! اس وقت عنایات الٰہی کی کوئی انتہا نہیں۔ اس وقت میں کمزور تھا ان تجلیات کی تاب نہ لا سکا اب تو یہ حال ہے کہ اس قسم کی ہزاروں لاکھوں واردات کا وقوع ہوتا ہے۔ جنہیں میں ہضم کر جاتا ہوں اور ظاہر